# عشرہ ذی الحج

# عظمت واہمیت

# مسائل وفضائل

ترتیب

**ظفر الحسن مدنیؔ**

عضو ، مرکز الدعوة والارشاد ( السعودية ) بدبی

وخطیب بدائرة الشئون الاسلامية والاوقاف ۔ بالشارقة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**الحمد لله رب العالمين ، والصلا ة والسلام على اشرف المرسلين ، وعلى آله وصحبه اجمعين ، اما بعد :**

اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ :

﴿ **والفجر . وليال عشر . والشفع والوتر** ﴾ ( الفجر . آيه رقم ١ ، ٢ ، ٣ ، )

قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی قسم ہے شفع اور وتر کی ۔

ان چار چیزوں کی قسم کھا کر رب العزت نے ان کی عظمت واہمیت بتائی ہے، اس جگہ فجر سے مراد صبح ہے، اور دس راتوں سے مراد عشرہ ذی الحج ہے، شفع سے مراد یوم النحر اور وتر سے مراد یوم عرفہ ہے ۔

( احمد ۳/۳۲۷ ، حاکم ۴/۲۲۰ ، نسائی فی الکبری ، ابن جریر ، الطبر ی ، شعب الایمان ۷/۳۳۳ ، تاریخ الکبیر (الکنی) ص ۳۵ ، تفسیر ابن کثیر )

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ : **مامن ايام العمل الصالح فيهن احب الى الله عزوجل و افضل من هذه الايام العشر ، قيل : ولا الجهاد يا رسول الله ؟ قال : ولا الجهاد فى سبيل الله الا رجل خرج بنفسه وماله فلم يرجع من ذلک بشئ** ( رواہ البخاری ، ابو داؤد ، ترمذی ، ابن ماجہ ، احمد ، عبدالرزاق ، ابن ابی شیبہ ، الطیالسی والدارمی وغیرھم )

عمل صالح اور نیکی ان دس دنوں میں اللہ تعالی کو جتنا محبوب اور پسندیدہ ہیں کسی اور دن میں نہیں ، صحابہ کرام نے کہا یا رسول اللہ : **ولا الجهاد فى سبيل الله ؟** کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی اتنا محبوب نہیں ، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ **ولا الجهاد فى سبيل الله** جہاد فی سبیل اللہ بھی اتنا محبوب نہیں ، مگر وہ مجاہد جو اپنی جان اور اپنا مال لیکر جہاد میں گیا پھر کوئی چیز واپس نہ آئی وہ شہید ہو گیا ۔

اسی طرح اس عشرہ میں کثرت سے نفلی عبادتیں کرنا جیسے نماز ، صدقہ خیرات ، تلاوت قرآن مجید اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر وغیرہ ، یہ وہ اعمال ہیں جن کے ثواب ان دنوں میں زیادہ ہو جاتے ہیں ۔

اسی طرح توبہ کرنا اور تمام گناہوں کو چھوڑ نا ، تا کہ مغفرت ورحمت والے اعمال کی توفیق ہو ، اس لئے کہ گناہ رحمت سے دوری کا سبب ہے اور نیک اعمال تقرب اور محبت کے اسباب میں سے ہے ۔

**نوٹ** : عشرہ ذی الحجہ کے یہی مذکورہ فضائل کتاب وسنت سے ثابت ہیں رہی وہ حدیث جس کو حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ : **مامن ايام احب الى الله ان يتعبد له فيها من عشر ذى الحجة ، يعدل صيام كل يوم منها بصيام سنة ، وقيام كل ليلة منها بقيام ليلة القدر .**

اللہ تعالی کے نزدیک کوئی دن جس میں عبادت کی جائے ، عشرہ ذی الحج کے دنوں سے اچھا یعنی عشرہ ذی الحج کے دن عبادت الہی کیلئے سب دنوں سے بہتر دن ہیں ، ان دنوں ایک روزے کا ثواب سال بھر کے روزے کے برابر ہے اور ان دنوں کی ایک رات کی عبادت کا ثواب شب قدر کے ثواب کے برابر ہے ۔ ( یہ حدیث انتہائی ضعیف ہے ) ( رواہ الترمذی فی الصیام باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر ۲/۵۸ ، البیھقی فی الشعب ۷/۳۴۲ ، ابن ماجہ فی الصیام ۱/۵۵۱ ، البغوی فی شرح السنۃ ۴/۳۴۶ ، یہ حدیث غایت درجہ کی ضعیف اور نا قابل حجت ہے ، امام بخاری ، ترمذی ، بغوی ، منذری وغیرہم نے اس کو ضعیف کہا ، انظر ضعیف الجامع الصغیر ۵/۱۱۲ ، تمام المنۃ ص ۳۵۴ ، الترغیب ۲/۱۲۵ ، الضعیفہ رقم ۵۱۴۲ )

## فضیلت کے اسباب

اس عشرہ کی فضیلت کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ تمام بڑی اور اہم عبادات اس عشرہ میں جمع ہو گئی ہیں ، جیسے : نماز ، روزہ ، صدقہ ، حج ، قربانی ، تسبیح ، تہلیل وتحمید ، تکبیر وغیرہ جو کسی اور وقت اور کسی مہینہ میں جمع نہیں ہوتی ۔ ( فتح الباری ۲/۴۶۰ )

## ذکر الٰھی کا حکم

اس عشرہ میں کثرت سے ذکر الٰہی کرنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالی کا حکم ہے کہ ﴿ ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات ﴾ الحج آیہ رقم : ۲۸

ان مقررہ دنوں میں لوگوں کو چاہئے کہ اللہ کو یاد کریں ۔ ( ذکرہ البخاری عن ابن عباس ۲/۴۵۷ )

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ما من ایام اعظم عند اللہ سبحانہ و لا احب الیہ العمل فیھن من ھذہ الایام العشر فاکثروا فیھن من التسبیح والتکبیر والتھلیل .

ذی الحجہ کے ان دس دنوں سے زیادہ عظمت والے دن اللہ کے نزدیک کوئی دن نہیں ہیں ، اور نہ تو عمل صالح ان دس دنوں سے زیادہ کسی اور دن میں اللہ کو محبوب ہیں اس لئے تم خوب کثرت سے ان دنوں میں کہو: سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ (احمد ۲/۷۵، ۱۳۱، ۱۳۲ ، البیھقی فی شعب الایمان ، الطحاوی فی شرح المشکل ۴/۱۱۴ ، انظر تمام المنہ ص ۳۵۲، ۳۵۳ )

## اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کلمے

اس عشرہ میں جن کلمات کو کثرت سے کہنے کا حکم رسول اللہ ﷺ نے اس مذکورہ حدیث میں دیا ہے ، یہی کلمات اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے محبوب اور پسندیدہ کلمات ہیں ، چنانچہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

احب الکلام الی اللہ عزوجل اربع سبحان اللہ والحمد للہ ولاالہ الا اللہ واللہ اکبر

چار کلمات اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں سبحان اللہ والحمد للہ ولاالہ الا اللہ واللہ اکبر ، اور اگر ان کلمات کے پڑھنے میں تقدیم یا تاخیر ہوجائے تو کوئی حرج نہیں ۔ (مختصر مسلم ۱۴۱۱)

## تکبیر کھنے کا وقت

عام طور سے لوگوں میں یہ عام رواج ہوگیا ہے کہ یوم عرفہ کی فجر سے تکبیر کہنا شروع کرتے ہیں اور ایام تشریق تک کہتے ہیں اور یوم عرفہ سے پہلے پورے ذی الحج کے ابتدائی آٹھ دنوں تک تکبیر اور ذکر الٰہی کو چھوڑ دیتے ہیں ، حالانکہ کتاب وسنت میں شروع ذی الحج ہی سے تکبیر کہنے اور ذکر الٰہی کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ اوپر لکھی گئی احادیث وآیات میں مذکور ہے ۔

## عشرہ ذی الحج میں سلف و صالحین کا طرز عمل

کیونکہ سلف وصالحین رسم ورواج کے پابند نہیں تھے اور نہ تو کسی مذہبی گروہ بندی میں مقید تھے بلکہ سب کتاب وسنت کے پابند تھے اسی لئے وہ قرآن اور سنت پر عمل کرتے ہوئے ذی الحج کا چاند نکلتے ہی ذکر واذکار اور تکبیر وتہلیل شروع کردیتے تھے ، یہاں چند آثار بطور مثال ذکر کئے جاتے ہیں :

۱۔ امام بخاری نقل کرتے ہیں :

کان ابو ھریرۃ وابن عمر رضی اللہ عنھما یخرجان الی السوق فی ایام العشر یکبران ویکبر الناس بتکبیرھما .

ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عشرہ ذی الحجہ میں بازار کی طرف نکل جاتے اور تکبیر کہتے تھے ان دونوں کی تکبیر سن کر بازار کے سارے لوگ بھی تکبیر کہنے لگتے ۔ ( صحیح بخاری ۲/۴۵۷ )

۲۔ یزید بن ابی زیاد لکھتے ہیں کہ:

رأیت سعید بن جبیر ومجاھداً وعبد الرحمن بن ابی لیلی ، او اثنین من ھؤلاء ومن رأینا من فقھائنایقولون فی ایام العشر اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الا اللہ اللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد . ( الفریابی رقم ۶۲ ، تنویر العینین ص ۷۶ )

میں نے سعید بن جبیر، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلی اور ان کے علاوہ بھی جن فقہاء کو دیکھا وہ سب کے سب عشرہ ذی الحج میں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اللہ اللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد کہا کرتے تھے ۔

۳. کا ن سعید بن جبیر اذا دخل العشر اجتھد اجتھاداً شدیداً حتی ما کاد یقدر علیہ .

عشرہ ذی الحج شروع ہوجانے کے بعد سعید بن جبیر عبادات، اعمال صالحہ اذکار و وظائف اور

تکبیرات وغیرہ میں بہت زیادہ کوشش کرتے تھے ، یہاں تک کہ کبھی تو ان کے مقدور کے باہر ہوجاتا ۔ (سنن الدارمی ۲/۲۶)

۴ ۔ امام ابوحنیفہ سے پوچھا گیا کہ: **ينبغى لأهل الكوفة وغيره أن يكبروا أيام العشر فى الاسواق والمساجد ؟ قال : نعم .**

کیا عشرہ ذی الحج میں اہل کوفہ اور دوسرے شہر والوں کو بازاروں اور مسجدوں میں تکبیر کہنا چاہئے تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہاں، کہنی چاہئے ۔ (المجتبی ، اعلاء السنن ۸/۹۵)

۵ ۔ فقیہ ابواللیث کہتے ہیں کہ: **ان ابراهيم بن يوسف كان يفتى بالتكبير فيها .**

ابراہیم بن یوسف حنفی فقیہ بلخی متوفی ۲۳۹ھ فتوی دیتے تھے کہ اس عشرہ میں تکبیر کہنی چاہئے ( اعلاء السنن ۸/۹۵)

۶ ۔ امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی متوفی ۳۲۱ھ حنفی لکھتے ہیں کہ : **كان مشائخنا يقولون بالتكبير فى ايام العشر .**

ہمارے مشائخ اور اساتذہ سب اس عشرہ میں تکبیر کہا کرتے تھے ۔ (الفتح ۲/۴۵۸)

۷ ۔ اسحاق رحمہ اللہ نے بعض فقہاء تابعین کا یہ معمول نقل کیا ہے کہ وہ ذوالحجہ کے شروع کے دس دنوں میں **الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد** کا ورد رکھتے تھے ، چنانچہ بازاروں ، گھروں ، راستوں اور مسجدوں میں بلند آواز سے تکبیر پڑھنا مستحب ہے ، اللہ تعالی کا فرمان ہے : **ولتكبروا الله على ما هداكم .** اللہ تعالی کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اجتماعی طور پر ( ایک آواز کے ساتھ ) تکبیر پڑھنا جائز نہیں ہے ، اس لئے کہ یہ سلف صالحین سے منقول نہیں ہے بلکہ سنت یہ ہے کہ ہر شخص اپنے طور پر تکبیر پڑھے ، اور یہی طریقہ تمام اذکار ووظائف اور دعاؤں کا ہے سوائے ان لوگوں کے جو ان پڑھ ہوں ، ان کو بطور سکھانے اور تعلیم دینے کے لئے ایک آواز کے ساتھ تلقین کیا جاسکتا ہے ، جیسا کہ ابوعثمان النہدی کہتے ہیں :

**كان سلمان رضى الله عنه يعلمنا التكبير يقول : كبروا الله اكبر الله اكبر كبيرا ......الخ**

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہم لوگوں کو تکبیر سکھلاتے اور کہتے تم لوگ تکبیر کہو **الله اكبر الله اكبر كبيرا ......الخ** (السنن الکبری ۳/۳۱۶)

## فرائض نماز کے بعد تکبیروں کا حکم

لوگوں میں جو مروج ہے کہ یوم عرفہ کی نماز فجر کے بعد سے تکبیروں کا سلسلہ شروع کرتے ہیں اور ذی الحج کی تیرہ تاریخ کے عصر تک ہر فرض نماز کے بعد تکبیر کہنے کا سلسلہ باقی رکھتے ہیں تو اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز ثابت نہیں اور اس سلسلہ میں جو حدیث بیان کی جاتی ہے کہ :

**أن النبى ﷺ كان يجهر فى المكتوبات ببسم الله الرحمن الرحيم وكان يقنت فى صلاة الفجر وكان يكبر من يوم عرفه صلاة الغداة ويقطعها صلاة العصر آخر التشريق .**

یعنی رسول اللہ ﷺ فرض نمازوں میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زور سے پڑھتے تھے اور نماز فجر میں قنوت پڑھتے تھے یوم عرفہ کی نماز فجر سے تکبیر کہنا شروع کرتے ، ایام تشریق کے آخری دن ( تیرہ تاریخ ) عصر کو ختم کرتے ۔ (اس حدیث کو امام حاکم نے اپنی مستدرک ۱/۲۹۹ میں روایت کیا ہے لیکن یہ روایت بالکل غیر مستند بلکہ موضوع ہے ، تنویر العینین ص۸۶، ۸۷)

اسی طرح جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی روایت جس میں آیا ہے کہ : **كان رسول الله ﷺ يكبر فى صلاة الفجر من آخر ايام التشريق حين يسلم من المكتوبات .**

رسول اللہ ﷺ یوم عرفہ کی نماز فجر سے ایام تشریق کے آخری دن کے نماز عصر تک ہر فرض نماز کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہتے تھے ۔ (یہ روایت بھی غیر مستند بلکہ سخت ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں دو راوی عمر بن شمر اور جابر الجعفی ہیں یہ دونوں راوی متروک ہیں ، تنویر العینین ص۸۶ ، الدارالقطنی ۲/۴۹ والبیہقی فی الکبری ۳/۳۱۵ ، الارواء ۳/۱۲۵)

## آثار صحابہ

احادیث مرفوعہ صحیحہ سے فرائض نماز کے بعد تکبیر کہنے کا کوئی ثبوت قولا وعملا تو رسول اللہ

ﷺ سے نہیں ملتا، مگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عمل سے ملتا ہے، جن میں سے بعض یہ ہیں:

۱۔ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ: **انه کا ن یکبر بعد صلاۃ الفجر یوم عرفة الی صلاۃ العصر من اخر ایام التشریق ویکبر بعد العصر .**

یوم عرفہ کے فجر سے تکبیر کہنا شروع کرتے تھے اور ایام تشریق کے آخری دن ( تیرہ تاریخ ) کی نماز عصر کے بعد تک کہتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ ، حاکم ۱/۳۰۰ ، البیہقی ۲/۳۱۴ ، اس اثر کی سند صحیح ہے ، ارواء الغلیل ۳/۱۲۵ ، تنویر العینین ص۸۰ )

۲۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے بارے میں ابوالاسود کہتے ہیں کہ:

**کان عبد الله بن مسعود یکبر من صلاۃ الفجر یوم عرفة الی صلاۃ العصر من النحر یقول : الله اکبر ، الله اکبر ، الله اکبر ، لااله الا الله والله اکبر ، الله اکبر ، ولله الحمد** .( ابن ابی شیبه ، )

یوم عرفہ کی نماز فجر سے **الله اکبر ، الله اکبر ، الله اکبر ، لااله الا الله والله اکبر ، الله اکبر ، ولله الحمد** یوم النحر کے عصر تک کہتے

۳۔ عکرمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

**أنه کان یکبر من صلاۃ الفجر الی آخر یوم التشریق لایکبر فی المغرب : الله اکبر کبیرا الله اکبر کبیرا الله اکبر واجل الله اکبر ولله الحمد** . ( البیهقی فی الکبری۳/۳۱۴ ، والحاکم ۱/۲۹۹ وغیرهما وسنده صحیح ، ارواء الغلیل ۳/۱۲۵ ، تنویر العینین ص ۸۴ )

اسی طرح امیر المؤمنین عمر بن الخطاب، عبداللہ بن عمر، سلمان فارسی رضوان اللہ علیہم اجمعین، وغیرہم سے بھی مروی ہے۔ (انظر البیہقی ۳/۳۱۶ ، الحاکم ۱/۲۹۹ ، ابن ابی شیبہ ، ارواء الغلیل ۳/۱۲۵، ۱۲۶ ، تنویر العینین ص۸۰ ۔ ۸۷ )

اسی طرح تابعین عظام سے بھی ثابت ہے کہ:

یوم عرفہ سے لے کر تیرہ تاریخ تک عام اوقات میں تکبیر کہنے کے علاوہ فرض نمازوں کے بعد تکبیر کہنے کا خاص اہتمام کیا کرتے تھے۔

امام ابوبکر ابن العربی لکھتے ہیں:

**قد اجمع فقهاء الامصار ، والمشاهیر من الصحابة والتابعین رضی الله عنهم علی أن المراد به التکبیر لکل أحد ، وخصوصاً فی اوقات الصلوات فیکبر عند انقضاء کل صلوۃ کان المصلی فی جماعة او وحده یکبر تکبیرا ظاهرا فی هذه الایام .**

تمام فقہائے امصار اور مشاہیر صحابہ وتابعین کا اجماع ہے کہ ان دنوں میں تکبیر عموماً اور فرض نماز کے بعد خصوصاً تکبیر کہنی چاہئے، چاہے آدمی باجماعت نماز پڑھے یا تنہا۔

(احکام القرآن ۱/۶۰)

## تکبیر کے الفاظ

رسول اللہ ﷺ سے تکبیر کے کوئی مخصوص الفاظ منقول نہیں ہیں، اس لئے جن الفاظ میں بھی تکبیر کہی جائے کوئی حرج نہیں، صحابہ کرام سے مختلف الفاظ منقول ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ منقول ہیں: **الله اکبر کبیراً ، الله اکبر وأجل ، الله اکبر ولله الحمد.**

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ منقول ہیں: **الله اکبر ، الله اکبر ، لااله الا الله ، والله اکبر ، الله اکبر ، ولله الحمد .**

ان کے علاوہ بھی صحابہ کرام سے بہت سارے الفاظ منقول ہیں، جن کے پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

## عورتوں کی تکبیر

عورتوں کو بھی چاہئے کہ پورے عشرہ میں اور ایام تشریق میں اعمال صالحہ کے ساتھ کثرت سے

تکبیرات کہنے کا اہتمام کریں اور اگر مردوں تک آواز پہنچنے کا ڈر نہ ہو تو وہ بھی بلند آواز سے کہیں مساجد میں باجماعت نماز پڑھیں یا کہ گھر میں تنہا، نمازوں کے بعد بھی کہتی رہیں۔

چنانچہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ:

**کنا نؤمر ان نخرج یوم العید حتی نخرج البکر من خدرھا حتی نخرج الحیض فیکن خلف الناس فیکبرون بتکبیرھم ویدعون بدعائھم یرجون برکة ذلک الیوم وطھرته** .(صحیح بخاری ۲/ ۴۶۱ ، البیھقی ۳/ ۳۱۶)

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہمیں عید کے دن عیدگاہ جانے کا حکم دیا جاتا تھا، کنواری لڑکیاں اور حائضہ عورتیں بھی عیدگاہ آتی تھیں، سب عورتیں مردوں کے پیچھے پردہ میں رہتیں، جب مرد تکبیر کہتے تو یہ بھی تکبیر کہتیں، اس دن کی برکت اور گناہوں سے پاکی کی امید رکھتیں۔

ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا یوم النحر (دسویں تاریخ) کو تکبیر کہتی تھیں، اسی طرح خواتین اسلام ابان بن عثمان، عمر بن عبد العزیز کے پیچھے ایام تشریق میں نماز ادا کرتیں تو مسجد میں مردوں کے ساتھ وہ بھی تکبیر کہتی تھیں۔

## ذی الحج کے ابتدائی دنوں کا روزہ

عشرہ ذی الحج میں اسلاف دو چیزوں کا بہت زیادہ اہتمام کیا کرتے تھے ایک ذکر الہی اور تکبیرات، دوسرا عمل اسلاف کا عشرہ ذی الحج میں روزہ رکھنے کا تھا، کیونکہ اس عشرہ میں عمل صالح کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے جیسا کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کی جا چکی ہے کہ اس عشرہ میں عمل صالح اللہ تعالی کو جتنا محبوب ہیں کسی اور دن میں نہیں یہاں تک کہ جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں اور روزہ بہترین عمل ہے اس لئے وہ اس میں شامل ہے، اور رسول اللہ ﷺ پورے نو دن کا روزہ رکھتے تھے۔ (مرعاۃ ۳/ ۲۹۰)

۲. **عن حفصة أم المؤمنین رضی الله عنها قالت : لم یکن یدعهن رسول الله ﷺ صیام عاشوراء والعشر وثلاثة ایام من کل شهر ورکعتین قبل الغداة** .(احمد ۶/ ۲۸۷ ، النسائی فی الصیام باب کیف یصوم ثلاثة ایام من کل شهر ۱/ ۲۶۸)

چار چیزیں رسول اللہ ﷺ نہیں ترک کرتے تھے، عاشوراء کا روزہ، عشرہ ذی الحج کے دس دن کے روزے، تین دن کا روزہ ہر مہینہ میں، فجر سے پہلے دو رکعت سنت۔

ایک روایت میں اس طرح آیا ہے کہ:

**عن بعض زوج النبی ﷺ کا ن یصوم تسعة من ذی الحجة ویوم عاشوراء وثلاثة ایام من کل شهر ورکعتین بعد الغداة** . (ابو داؤد فی الصوم باب فی صوم العشر ۲/ ۶۱۵ ، نسائی ۲/ ۲۶۸ ، احمد ، صحیح سنن نسائی ، البیھقی ۲/ ۲۶۵)

بعض ازواج نبی ﷺ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ذی الحجہ کے ابتدائی نو دنوں میں، عاشوراء کا، ہر ماہ تین دن کا روزہ رکھتے تھے اور صبح ہونیکے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔ (تفصیل المغنی، الروضۃ الندیۃ ۲/ ۳۰ مع التعلیق الرضیہ ۲/ ۷۴، المرعاۃ ۳/ ۲۸۷)

## عرفہ کا روزہ

عرفہ کے دن روزہ کی خاص فضیلت حدیث میں بیان کی گئی ہے، چنانچہ حضرت ابوقتادۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

**صیام یوم عرفة أحتسب علی الله أن یکفر السنة التی قبله والسنة التی بعده وصیام یوم عاشوراء أحتسب علی الله أن یکفر السنة التی قبله .**

میں امید رکھتا ہوں کہ یوم عرفہ کے روزہ سے سال آئندہ اور سال گذشتہ دو سال کے گناہ اللہ معاف کرتا ہے اور یوم عاشوراء کے روزہ سے صرف ایک سال گذشتہ کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ (مسلم، احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

## عشرہ ذی الحج میں ناخن تراشنے اور بال کٹانے کا مسئلہ

اگر کوئی قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو ذی الحج کا چاند نکلتے ہی اپنے ناخن، مونچھ اور جسم کے دوسرے بالوں کو نہ ترشوائے۔

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: **اذا دخلت العشر وأراد بعضكم أن يضحى فلا يلمس من شعره وبشره شيئا .**

**وفى رواية : فلا يأخذن شعراً ولا يقلمن ظفراً** (رواه مسلم ، ابوداؤد ، ترمذى ابن ماجه ، نسائى وغيرهم )

جب ذی الحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہوجائے (یعنی ذی الحج کا چاند نظر آجائے) اور تم میں سے کوئی قربانی کرنے کا ارادہ کرے تو وہ اپنے بالوں اور ناخن کو نہ ترشوائے۔ بلکہ عید کے دن قربانی کر لینے کے بعد ناخن اور بال نکالے۔

اگر سر کو دھلتے ہوئے یا سر کھجلاتے ہوئے یا بالوں میں کنگھی کرتے ہوئے بال گر جائے تو کوئی مضائقہ نہیں، اسی طرح اگر ناخن خود بخود نکل جائے یا ٹوٹے ہوئے ناخن کو کاٹ دیا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

## اگر قربانی کرنے کی طاقت نہ ہو تو

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: **أمرت بيوم الاضحى عيداً جعله الله لهذه الامة قال رجل يا رسول الله : أرأيت ان لم أجد الا منيحة انثى افاضحى بها ؟ قال : لا ولكن خذ من شعرک واظافرک وتقص شاربک وتحلق عانتک فذلک تمام اضحيتک .** (رواه ابو داؤد ، النسائى ، ابن حبان ، الحاكم ۴/۲۲۳ ، احمد ۲/۱۶۹ ، الدار قطنى ۴/۲۸۲ ، البيهقى ۹/۲۶۳ ، ۲۶۴ ، الفريابى فى احكام العيدين ص۵۲ ، تنوير العينين فى احكام العيدين ص۳۴۷ )

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ قربانی کے دن کو عید کا دن مقرر کردوں اللہ تعالی اس دن کو امت محمدیہ کے لئے عید کا دن ٹھہرایا ہے، ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر میں مادہ منیحہ کے علاوہ کچھ نہ پاؤں تو کیا میں اس کی قربانی کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: نہیں لیکن تم اپنے بالوں، ناخنوں، مونچھ، اور زیر ناف کے بالوں کو تراش دو، اللہ تعالی کے نزدیک یہی تمہاری قربانی ہوجائیگی۔

**توضیح** : اس حدیث میں لفظ منیحہ آیا ہوا ہے جو منح سے مشتق ہے جس کے معنی بخشش اور عطاء کے ہیں، عرب کے لوگ غریبوں اور مسکینوں کو اونٹنی یا بکری دودھ پینے کے لئے اس طرح دے دیا کرتے تھے کہ اس کے بال اور اون سے فائدہ اٹھائیں پھر چند دنوں کے بعد مالک کو واپس کردے، جس کو دیا گیا ہے وہ اس کا مالک نہیں ہوتا ہے، لہذا ایسے جانوروں کی قربانی نہیں ہوتی۔

تمت

**۲۸ /شوال ۱۴۲۲ھ**

**۱۲ / ۱ / ۲۰۰۲م**